سوال

(42) آیت وَاِن مِّنکُم اِلَّا وَارِدُہَا میں ورود سے کیا مراد ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورہ مریم کی آیت ۷۱، ۷۲اس طرح ہے :

وَاِن مِّنکُم اِلَّا وَارِدُہَا کَانَ عَلٰی رَبِّکَ حَتمًا مَّقضِیًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِینَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِینَ فِیہَا جِثِیًّا ﴿٧٢﴾... سورۃ مریم

''اور تم میں سے کوئی (شخص) نہیں مگر اسے اس پر گزرنا ہوگا، یہ تمہارے پروردگار پر لازم اور مقرر ہے۔ پھر ہم پرہیز گاروں کو نجات دیں گے اور ضالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔''

میں اس آیت کریمہ، خاص طور پر ''ورود'' کے معنی معلوم کرنا چاہتا ہوں، میں نے ابن رجب حنبلیؒ کی کتاب ''التحویف من النار'' میں پڑھا ہے کہ آئمہ کا ''ورود'' کے معنی کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ تو سوال یہ ہے کیا اس کے معنی جہنم کی آگ میں داخل ہونے کے ہیں کہ ایک بار تو مومن اور کافر سب جہنم میں داخل ہوں گے اور پھر اللہ تعالیٰ مومنوں کو جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمادے گا یا اس سے مقصود اس پل صراط پر سے گزرنا ہے جو تلوار کی دھار سے باریک ہے اور جس سے پہلا گروہ بجلی کی طرح، دوسرا گروہ ہوا کی طرح، تیسرا جروہ عمدہ گھوڑے کی طرح، چوتھا گروہ اعلیٰ درجہ کے اونٹ اور دیگر جانوروں کی رفتار سے گزر جائے گا اور فرشتے اس وقت کہہ رہے ہوں گے کہ اے اللہ! سلامت رکھنا، اے اللہ! سلامت رکھنا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث سے یہ ثابت ہے کہ اس ورود سے مراد اس پل صراط سے گزرنا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے جہنم کی طهت پر نصب فرمایا ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو جہنم سے بچائے۔۔۔ اور جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے لوگ اپنے اعمال کے مطابق اس سے گزر جائیں گے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص188

محدث فتویٰ